السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سیالکوٹ سے منیر احمد سوال کرتے ہیں کہ آدمی جب سفر سے واپس آئے تو کیا اپنی بیوی والدہ بہن اور بیٹی سے مصافحہ کرسکتا ہے یا نہیں؟ کتاب وسنت کی روسے جواب دیں۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین سے ملاقات فرماتے تو مصافحہ کرتے تھے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ سے ملاقات فرماتے تو کیا مصافحہ کرتے تھے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی مجھ سے ملاقات کرتے تو مصافحہ ضرور کرتے تھے۔ (ابوداؤد: الدب 5214)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ملاقات کی تو مصافحہ فرمایا میں نے عرض کیا کہ ہم تو اسے عجمی لوگوں کا طریقہ خیال کرتے تھے اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ہم مصافحہ کرنے کے زیادہ حقدار ہیں: " (فتح الباری: 11/66)

حضرت وقتادہ نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں مصافحہ رائج تھا تو آپ نے جواب دیا کیوں نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب جب ملاقات کرتے تو مصافحہ کرتے تھے۔ (صحیح بخاری: 6263)

بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل یمن نے اس سنت انبیا کو زندہ رکھا تھا چنانچہ اہل یمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ان حضرات نے سب سے پہلے مصافحہ کی سنت کو زندہ کیا ہے۔ (ابوداؤد: 5213)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کہ جب ایک مسلمان دوسرے سے ملاقات کرے تو اسے جھکنا چاہیے؟ فرمایا: " نہیں بلکہ ملاقات کرتے وقت انہیں مصافحہ کرنا چاہیے۔ (ابن ماجہ: الادب 3701)

اس کی فضیلت یہ ہے مصافحہ کرنے سے گناہ جھڑ جاتے ہیں حدیث میں ہے: "کہ جب دو مسلمان ملاقات کرتے وقت مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے الگ ہونے سے پہلے پہلے اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف کردیتا ہے۔ (ابوداؤد: الادب 5212)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ سلام کی تکمیل یہ ہے کہ ملاقات کے وقت اپنے بھائی سے مصافحہ کیا جائے۔ (الادب المفرد: حدیث نمبر 968)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے اسلامی بھائیوں سے مصافحہ کرنے کی خاطر ہمیشہ اپنے ہاتھ کو خوشبودار رکھتے تھے۔ (الادب المفرد: حدیث نمبر 1012)

ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ مصافحہ کرنے مین مرد اور عورت کی تفریق درست نہیں ہے صرف اجنبی عورتیں اس عمومی سنت سے مستثنیٰ ہیں۔ (فتح الباری 11/66)

چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک نے کسی عورت کے ہاتھ کو نہیں چھوا تھا ہاں وہ عورت جس کے آپ مالک ہوتے تو وہ اس حکم امتناعی سے مستثنیٰ ہے۔ (صحیح بخاری: الاحکام 7214)

اس سے مراد آپ کی بیویاں اور لونڈیاں ہیں۔ (عمدہ القاری: 12/460)

دیگر محرم عورتیں مثلاً: ماں بہن بیٹی ان پر قیاس کی جاسکتی ہیں ان سے مصافحہ کرنے مین کوئی حرج نہیں ہے البتہ اجنبی عورتوں سے کسی صورت میں مصافحہ جائز نہیں ہے حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتے تھے۔ (مسند امام احمد: 2/213)

ان عورتوں سے مراد اجنبی اور غیر محرم عورتیں ہیں جیسا کہ حدیث بخاری میں اس کی وضاحت ہے چنانچہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ اس حدیث کے پیش نظر اجنبی عورتوں کو ضرورت کے بغیر ہاتھ لگانا جائز نہیں ہے (فتح الباری: 13/252)

تفصیل بالا سے معلوم ہوا کہ عورتیں عورتوں سے مصافحہ کرسکتی ہیں کیوں کہ ممانعت کی کوئی دلیل نہیں ہے اور آدمی آدمیوں سے ملاقات کے وقت مصافحہ کریں نیز اپنی محرم عورتوں سے مصافحہ کرسکتا ہے اور غیر محرم اور اجنبی عورتوں سے مسافحہ کرنے کی ممانعت ہے (واللہ اعلم بالصواب)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:454